بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو شر انگیزیاں ایک ساتھ

شام کے اندر "جنگ بندی" اور باہر سعودیہ عرب میں مذاکرات!

اپوزیشن کے سینکڑوں جنگجو اور شہری بدھ کو الوعر کے علاقے سے نکل گئے، جو شام کے وسطی شہر حمص میں ان کا آخری علاقہ تھا۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی اے۔ ایف۔ پی کے مطابق یہ انخلاء گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کی نگرانی میں حکومتی نمائندوں کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے نتیجے میں ہوا۔۔۔ اے ایف پی کے نمائندے کے مطابق انخلاء کرنے والے جنگجوؤں اور شہریوں کی بسوں کے ہمراہ شامی ہلال احمر کی دس ایمبولنس اور اقوام متحدہ کی دس بکتر بند جیپیں بھی ہمراہ تھیں جبکہ شامی فوج کی گاڑیاں اس کے علاوہ تھیں۔۔۔ اپوزیشن جنگجوؤں اور شامی حکومت کے درمیان اقوام متحدہ کی زیر نگرانی دسمبر میں طے پانے والے معاہدے میں کہا گیا ہے کہ الوعر کے علاقے سے 2 ہزار جنگجو اور شہری خاندان نکل جائیں گے۔۔۔ شامی انسانی حقوق کی تنظیم کے ڈائریکٹر رامی عبد الرحمن نے اے ایف پی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ بسیں حمص شہر جا رہی ہیں جہاں سے یہ لوگ حماۃ کے صوبے میں المضیق کے قلعے کی طرف جائیں گے، پھر یہ ادلب کے صوبے کا رخ کریں گے جہاں گزشتہ گرمیوں سے جیش الفتح کے گروپوں کا قبضہ ہے جن میں سب سے نمایاں جبہۃ النصرۃ ہے۔ (مونٹی کارلو انٹرنیشنل 09/12/2015)

انہی دنوں کے دوران ریاض میں اپوزیشن کی کانفرنس منعقد کی گئی تا کہ ایک "خود ساختہ" وفد وجود میں لایا جائے جو اسلام کے مسکن شام میں لبرل جمہوری ریاست کے ہدف کے حصول کے لئے عبوری حکومت کے قیام کے معاملے پر شامی حکومت سے مذاکرات کرے گا! "آج ریاض میں شامی سیاسی و فوجی اپوزیشن کا اجلاس سعودی وزیر خارجہ عادل الجبیر کی موجودگی میں شروع ہوا تا کہ ایک متحدہ نکتہ نظر اختیار کیا جائے۔ شرکاء سیاسی حل کے لئے متفقہ نکات تک پہنچنے اور حکومت کے ساتھ ممکنہ مذاکرات میں شرکت کے لیے وفد تشکیل دینے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ بڑے ممالک ان مذاکرات کو جنوری کے پہلے ہفتے میں کروانا چاہتے ہیں۔ منگل کو کئی اپوزیشن راہنماؤں نے ریاض کے انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل میں اپنے درمیان غیر رسمی ملاقاتیں کیں، جن میں مغربی اور روسی سفارتکاروں نے بھی شرکت کی" (العربیۃ نیٹ 09/12/2015)۔

یہ ملاقاتیں بدھ اور جمعرات (9، 10/12/2015) کو جاری رہیں جس کے بعد ایک اختتامی بیان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ "سعودی عرب کی حکومت کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے شامی تحریک کی فوجی قوتوں اور اپوزیشن نے جمعرات کو ریاض میں ایک طویل اجلاس منعقد کیا۔۔۔ جس کا ہدف صفوں کو ایک کرنا اور جنیوا-1 کے اعلامیے کے مطابق شام کے مسئلے کے سیاسی اور مذاکراتی حل کے بارے میں مشترکہ نقطہ نظر تک پہنچنا ہے۔۔۔ حاضرین نے شامی سرزمین کی وحدت کو برقرار رکھنے اور شامی سول ریاست میں اپنے ایمان کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ شرکاء نے جمہوری ڈھانچے کی پابندی کا بھی عہد کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ شامی ریاست کے اداروں کی حفاظت کی جائے گی۔ شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اس سیاسی حل کا ہدف ایک ایسی ریاست کا قیام ہے جو وطنیت کی بنیاد پر قائم ہو، اور اُس میں بشار اور اس کی حکومت کے کسی ستون اور علامت کے لیے کوئی جگہ نہ ہو۔۔۔ شرکاء نے شامی حکومت کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کے لیے اپنی رضامندی کا اظہار بھی کیا، جو جنیوا-1 کے اعلامیے، جس کو 30 جون 2012 کو جاری کیا گیا تھا اور متعلقہ بین الاقوامی فیصلوں کے مطابق ہوں گے، اور یہ کہ بشار اور اس کے حکومتی ستونوں کو عبوری حکومت کی ابتداء کے ساتھ ہی سبکدوش ہو جانا چاہیے" (24 ایس پی اے 10/12/2015)۔

" جمعرات کی شام ہونے والی پریس کانفرنس میں خلیج تحقیقاتی مرکز کے سربراہ عبد العزیز الصقر، جس نے کانفرنس کی میزبانی کی، نے کہا کہ جنوری کے پہلے دس دنوں کے اندر شام کی اپوزیشن کا وفد حکومتی وفد سے ملاقات کرے گا۔ اسی کے ساتھ الصقر نے تصدیق کی کہ تمام شرکاء کی جانب سے اختتامی بیان پر دستخط کیے گئے ہیں، جس میں مسلح اپوزیشن سے تعلق رکھنے

والی احرار الشام بھی ہے، جس کی نمائندگی تنظیم کے قائد لبیب النحاس کر رہے تھے۔ اور یہ اس کے بعد ہوا جب تنظیم نے اپنے ٹویٹر پیغام میں کانفرنس سے الگ ہونے کا اعلان کیا تھا۔۔۔اس معاہدے میں ایک 32 رکنی سپریم کونسل کے قیام کا ذکر کیا گیا ہے، جس کونسل کے دس ممبران کا تعلق گروہوں سے، نو ممبران کا تعلق اتحاد سے، پانچ انتظامی ادارے سے اور آٹھ ممبران آزاد ہیں"(الجزیرہ نیٹ 11/12/2015)۔

ان جنگ بندیوں اور مذاکرات کے محرکات پر غور کرنے والا یہ دیکھ سکتا ہے کہ یہ جنگ بندیاں اور مذاکرات اسلام کے مسکن شام کے خلاف خبیث سازشوں کی پیداوار ہیں، جس کی ڈوریاں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن مغربی اور مشرقی ممالک امریکہ کی قیادت میں ہلا رہی ہیں، جو ان کو یہ ڈوریاں فراہم کرتے ہیں وہ ایجنٹ اور سرکش کی حکومت کے آلہ کار اور مددگار ہیں، اور ہمسایہ ممالک کے ایجنٹ حکمران ہیں، اور اس میں اپوزیشن میں سے وہ بعض سیاسی اور عسکری گروہ ہیں جنھوں نے سرکش کے خلاف مزاحمت کا لبادہ اڑھ رکھا تھا اور اب اس کے ساتھ جنگ بندی کر رہے ہیں، اب اپوزیشن کا روپ دھار کر اس کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں، گویا کہ جو خون بہایا گیا، جو حرمتیں پامال کی گئیں وہ کچھ بھی نہیں تھیں، اور یہ قربانیاں چند ڈالروں اور حکومت میں کچھ حصہ حاصل کرنے کے بدلے بے معنی ہو گئیں! یہ جنگ بندیاں اور ریاض میں اپوزیشن کی کانفرنس، شام اور اہل شام کے خلاف ایک ہی منبع سے نکلتی ہیں:

☆جہاں تک جنگ بندی کا تعلق ہے تو ایسا کرنا ملک اور اس میں بسنے والوں کو سرکش کے حوالے کر دینے کے مترادف ہے۔ ہماری خواہش یہ تھی کہ اس جنگ بندی پر دستخط کرنے والوں کو اِن محفوظ جگہوں پر ہی رہتے ہوئے امن میسر آجاتا لیکن انہیں تو وہاں سے نکال کر ایسی جگہ جمع کیا جا رہا ہے جہاں ان کو ہر طرف سے ہر قسم کے اسلحے سے نشانہ بنانا آسان ہو جائے۔۔۔ انہوں نے الزبدانی کی جنگ بندی میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ جنگ بندی کرنے والے شمال میں ادلب کی طرف جائیں جب کہ الوعر کی جنگ بندی میں بھی یہ شرط لگا رہے ہیں کہ جنگ بندی کرنے والے شمال میں ادلب کی طرف جائیں! ہر عقلمند شخص یہ جانتا ہے کہ اس حکومت کے لیے عہد شکنی کرنا پلک جھپکنے سے بھی آسان ہے! اس سے پہلے بھی حکومت 2011 سے کئی جنگ بندیاں کر کے توڑ چکی ہے جب بھی ایسا کرنا اس کے مفاد میں ہوتا ہے۔ ان توڑی جانے والی جنگ بندیوں میں 10 اپریل 2012 میں کوفی عنان جنگ بندی، 18 اکتوبر 2012 کے عرصے میں عید الاضحی جنگ بندی، جنوری 2014 کے مہینے میں برزۃ علاقے کی جنگ بندی، ستمبر 2014 کے مہینے میں القابون علاقے کی جنگ بندی، شمالی ادلب کے علاقہ میں کفریا اور الفوعہ کی جنگ بندی، الزبدانی اور دمشق کے مضافات میں مضایا کی 20 ستمبر 2015 کی جنگ بندی شامل ہیں۔ الزبدانی جنگ بندی کے معاہدے میں الزبدانی کے تمام مسلح اور غیر مسلح لوگوں کو ادلب کی جانب جانے کی شرط لگائی گئی!۔۔۔ اب الوعر دسمبر 2015 کی جنگ بندی میں بھی اپوزیشن کے مسلح لوگوں کو ادلب کے مضافات کی طرف جانے کی شرط لگائی گئی ہے۔۔۔ الوعر معاہدے پر عمل شروع کرتے ہی حمص شہر کے وہ تمام علاقے، جن کو پہلے "انقلاب کا دار الخلافہ" کہا جاتا تھا، جہاں سے 2011 میں حکومت کے خلاف احتجاج شروع ہوا تھا، وہ اب شامی فوج کے ماتحت آگئے۔۔۔ یوں جنگ بندی کے بعد جنگ بندی ہو رہی ہے یہاں تک کہ سرکش کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے والی اپوزیشن کمزور ہو جائے۔

﴿كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا﴾

"اس بڑھیا کی طرح جو بھرپور محنت سے دھاگہ کاتنے کے بعد خود اس کو کاٹ کاٹ کر ختم کر دیتی ہے"(النحل:92)۔

موجودہ جنگ بندیاں حکومت کی عمر کو بڑھانے کی کوششوں میں سے ایک کوشش ہے اور اس کے کھوئے ہوئے اقتدار کو توسیع دینے کے لیے ہیں، اور امریکہ اور اس کے پیروکاروں کی جانب سے ریاض کانفرنس کے ذریعے اس کا متبادل تیار کیے جانے تک صورت حال کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے ہیں۔ اسی لیے امریکی صدر نے الوعر جنگ بندی کے بارے میں نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اس قسم کی مزید جنگ بندیوں کی ضرورت پر زور دیا۔ "اس معاہدے کی رو سے جنگجو اور ان کے خاندانوں کو شمال مغرب میں ترک سرحد کے ساتھ ان علاقوں میں منتقل کیا جا رہا ہے جن پر مسلح اپوزیشن کا قبضہ ہے یہی جنگ بندی کے معاہدوں کا ماڈل ہے جو ان علاقوں پر لاگو کیا جا رہا ہے۔ اوباما نے کہا کہ یہ ماڈل شام میں بڑے پیمانے پر نافذ کیا جا سکتا ہے"(رائٹرز 9 دسمبر 2015)۔

ہم ان جنگ بندیوں کے پیچھے بھاگنے والوں کو خبردار کرتے ہیں، خاص کر ان تحریکوں کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتی ہیں، ہم ان کو تنبیہ کرتے ہیں کہ یہ جنگ بندی وہ سازش ہے جس کے ذریعے نہ صرف یہ کہ انہیں ایک ایک کر کے ان کے علاقوں سے نکالا جائے گا تا کہ حکومت ان جگہوں پر قابض ہو جائے اور اس کی عمل داری والے علاقے بڑھ جائیں بلکہ

ان کو ایک جگہ جمع کر کے ختم کیا جائے گا، اور ہم ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو حکومت کے رحم وکرم پر نہ چھوڑیں، وہ اپنے وعدوں کی پاسداری نہیں کرتی اس بات کا ایک سے زیادہ بار تجربہ وہ کر چکے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔ اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

«لاَ يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ» "مومن ایک ہی سراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا" (اس کو بخاری نے روایت کیا ہے)

تو وہ کیسا شخص ہے جس کو بار بار ڈسا جائے؟!۔۔۔

☆رہی بات ریاض کانفرنس کی جس کے اعلامیے سے یہ واضح ہے کہ اپوزیشن کا وفد تشکیل دیا جائے گا جو حکومت سے مذاکرات کرے گا اور مذاکرات کے مرحلے میں بشار اقتدار میں رہے گا حالانکہ یہ لوگ پہلے اس کو نہیں مانتے تھے! اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جمہوری طریقہ کار کے ذریعے لبرل جمہوری ریاست قائم کی جائے گی۔۔۔ اور یہ کہ حل کی بنیاد جنیوا-1 ہے، یعنی عبوری حکومتی ڈھانچے کا قیام۔ اس عبوری حکومتی ڈھانچے کے پاس مکمل انتظامی اختیارات ہوں گے۔ یہ عبوری حکومت موجودہ حکومتی اراکین، اپوزیشن اور دوسرے گروہوں پر مشتمل ہوگی اور اس کی تشکیل دوطرفہ ہم آہنگی کی بنیاد پر ہوگی۔۔۔ موجودہ حکومتی ادارے بھی باقی رہیں گے۔۔۔ اور یہ کونسل کثیر الجہتی جمہوری ریاست قائم کرے گی۔۔۔ کانفرنس کے اعلامیے میں یہ نمایاں نکات ہیں۔

کانفرنس کے پس پردہ محرکات اور اس کے انعقاد کے عوامل پر نظر ڈالنے سے یہ واضح طور پر نظر آتا ہے کہ امریکہ، اتحاد اور معتدل یا بے راہ گروپوں میں سے اپنے لیے ایسے ایجنٹ تیار کرنے میں ناکام رہا ہے جو اہل شام کے لیے قابل قبول ہوں اور موجودہ ایجنٹ کی جگہ بھی لے سکیں۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے، امریکہ نے پاک سرزمین کے ایک سرکش کی طرف توجہ کی کہ وہ سرکش اُس مقصد میں امریکہ کی مدد کر سکتا ہے جس مقصد کو حاصل کرنے میں وہ ناکام ہو چکا ہے کیونکہ اس سرکش کے پاس دولت اور گمراہی کے ذرائع موجود ہیں۔ اسی لیے جان کیری نے پیرس میں اس سعودی کانفرنس کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا کہ "شامی اپوزیشن کو متحد کرنے کے لیے جن مذاکرات کی سعودیہ قیادت کر رہا ہے اس میں شام کے بحران کو ختم کرنے کے لیے سیاسی بات چیت شروع کرنے کی طرف اہم پیش رفت ہوئی ہے" (رائٹرز عربی 10/12/2015)۔ ایسا اس لیے ہے کیونکہ امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر سعودی بادشاہ اسلامی لباس پہنے ہوئے عوامی جمہوری ریاست کی بات کرے گا تو اس کی بات کو استعماری کفار کے مقابلے میں زیادہ پذیرائی ملے گی، مگر امریکہ کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ حق واضح ہے اور دھوکہ باز چاہے کافر ہوں یا منافق اہل حق کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔۔۔

ریاض کانفرنس کی ناکامی اِس کے اپنے ساتھ جڑی ہوئی ہے، چاہے یہ اس کانفرنس میں شامل ہونے والوں کے لحاظ سے ہو یا کانفرنس کے اعلامیہ کے لحاظ سے، کیونکہ شام کے جواں مردوہ کاسہ لیس نہیں جو مال اور گمراہی کے لیے "انٹر کانٹی نینٹل" میں جمع کیے گئے تھے۔۔۔ شام کے جواں مردوہ شیر ہیں جن کو ان کی صداقت اور اخلاص کی وجہ سے امت پہچانتی ہے، اور وہ جانتے ہیں کہ قیامت تک خیر اس امت کے اندر رہے گا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دل اور زبان سے یہ صدا لگائی تھی اور لگا رہے ہیں کہ "یہ اللہ کے لیے ہے، یہ اللہ کے لیے ہے"۔ یہی لوگ شام کے لیے وہ چاہتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے کہ یہ:

«عُقْرُ دَارِ الْإِسْلَامِ بِالشَّامِ» "شام اسلام کا مسکن ہے" (اس کو الطبرانی نے الکبیر میں سلمۃ بن نفیل سے روایت کیا ہے)۔

یہ ان دھوکہ بازوں کی طرح نہیں جو ایک طرف حکومت کے ساتھ مذاکرات کی بات کرتے ہیں ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ حکومت کے سربراہ کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ اگر اس کے لیے کوئی جگہ نہیں تو اس کی حکومت کے ساتھ مذاکرات کس لیے! کیا یہی وہ لوگ نہیں کہ جب ان کو "لبرل جمہوری ریاست" کا سبق پڑھایا جاتا ہے تو یہ ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے سرنگوں ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی اسلامی ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں! کیا یہ لوگ اسی جمہوریت کی بات نہیں کر رہے جس میں حرام اور حلال کا فیصلہ انسانوں کے پروردگار کی جگہ انسان خود کرتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾

"حکمرانی اللہ کے علاوہ کسی کی نہیں"(یوسف:40)۔

بے شک سعودیہ کا شاہ، اس کا آقا اور راہنما اور اس کے دست راست حکمران سب ناکام ہوں گے اور وہ جان لیں گے کہ وہ شام کے لوگوں کو شکست نہیں دے سکتے۔ بلکہ وہ ان کے لبرل ازم اور ان کی عوامی جمہوری ریاست کو شکست دیں گے، اور اگر وہ شام کے لوگوں کی غفلت سے یہ جنگ جیت بھی جائیں، تو بھی شام کے مسلمان آرام سے بیٹھنے والے نہیں چاہے وہ جتنا بھی ظلم کرلیں بلکہ جیسا کہ اللہ غالب اور قوت والے نے فرمایا ہے:

﴿سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ﴾

"مجرموں کو ان کی مکاریوں پر عنقریب اللہ کے نزدیک رسوائی اور شدید عذاب کا سامنا ہو گا"(الانعام:124)

ہم نے جس طرح سرکش کے ساتھ جنگ بندی کرنے والوں کو خبردار کیا، اسی طرح ریاض کانفرنس، حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لیے ان کے نمائندوں اور عوامی جمہوری ریاست کی دعوت دینے والوں کو بھی تنبیہ کرتے ہیں کہ شام کی سرزمین پاک زمین ہے یہ کسی سازشی کو قبول نہیں کرے گی، یہ سرزمین اُن کو مسترد کردے گی اور ان کی خباثت سمیت انہیں باہر نکال پھینکے گی چاہے یہ کچھ دیر کے بعد ہی کیوں نہ ہو، تب ان کو دنیا اور آخرت کے خسارے کا سامنا ہو گا، بے شک یہ واضح نظر آنے والا خسارہ ہے۔

اے کانفرنس والو! ہم تم سے مخاطب ہیں، تمہاری کانفرنس پوری ہو چکی اور تم سعودی شاہ کا عبایا بھی کھول چکے ہو اور اب اس کی چھڑی سے دور ہو، تو اب نتائج کے لئے تیار ہو جاؤ، یقیناً تم جانتے ہو کہ حکومت کے ساتھ، اس کے ان جرائم کے بعد بھی جن سے انسان ہی نہیں درخت اور پتھر بھی تباہ ہوئے، مذاکرات کرنا خیانت ہے، اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ عوامی جمہوری ریاست کی رَٹ لگانا بھی جُرم ہے۔ تم مسلمان ہو، اور اسلام اللہ کے نازل کردہ کے ذریعے حکمرانی کرنے کو فرض قرار دیتا ہے، اور اسلام کا نظام حکومت خلافت راشدہ ہے، یہ اللہ کے اذن سے مومنوں کے ہاتھوں قائم ہونے والی ہے کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ اور رسول اللہ ﷺ کی بشارت ہے۔۔۔ ہوش میں آؤ، حق کی طرف لوٹنا اچھی بات ہے، گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے کہ گویا گناہ کیا ہی نہیں۔ کیا تم میں کوئی ہوشیار آدمی ہے جو حکومت کے ساتھ جنگ بندی کو مسترد کرنے کا اعلان کردے، اور رسوائے زمانہ، ذلت پر مبنی کانفرنس کا بائیکاٹ کرے؟ کیا تم میں کوئی بھی ایسا ہے؟

﴿أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ﴾ "کیا تم میں کوئی ہوشیار آدمی نہیں؟"(ھود:78)

اے سرزمین شام کے مخلص اور صادق لوگو! تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔۔۔ جس حق پر قائم ہو اسی پر ثابت قدم رہو، باطل کی ایک باری ہے اور حق کی کئی باریاں، تمہاری تحریک یقیناً باطل کو بے نقاب اور رسوا کرنے والی ہے۔ اس تحریک نے سازشیوں کو بے نقاب اور منافقین کو رسوا کیا، اور اب یہ سب کے سامنے بے نقاب ہو چکے ہیں، کوئی غافل ہی ان سے دھوکہ کھا سکتا ہے اور کوئی جاہل ہی ان کے مکر سے بے فکر ہو سکتا ہے۔

بے شک حزب التحریر ہی وہ قائد ہے جو اپنے لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتی، وہ تمہارے ساتھ اور تمہارے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منصوبوں کو ناکام بنانے اور خلافت راشدہ کے قیام کے ذریعے اسلامی زندگی کی واپسی کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہے، اس کی مدد کرو، اس کا ہاتھ بٹاؤ تاکہ ہم اکٹھے خلافت کی صبح طلوع ہوتے ہوئے دیکھیں۔

﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ * بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

"اس دن مومنین اللہ کی مدد سے خوش ہوں گے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے، اور وہ غالب اور مہربان ہے"(الروم:5-4)۔

29 صفر 1437 ہجری

11 دسمبر 2015

حزب التحریر